ہو مبارک آپ کو معراج محبوبِ خدا ٭ ہو گیا دنیا میں روشن دینِ احمد مرحبا

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا، دیکھتا ہے (بنی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان کے درجے کے لحاظ سے معراج عطا فرمایا ہے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کے اسرار دکھائے گئے، حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر تجلی نظر آئی۔ حضرت سیّدنا ادریس علیہ السلام، حضرت سیّدنا الیاس علیہ السلام اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھایا گیا۔ پس ہر نبی کو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے معراج نصیب ہوئی اور ہر نبی کی معراج اُن کے حد تک ہی محدود ہو کر رہ گئی

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس لاثانی اور بے مثال معراج تھی کہ آپ کی معراج کا فیضان قیامت تک آنے والے ہر اُمتی کو نصیب ہو گیا۔ دراصل آپ کی معراج ساری کائنات کی معراج ہے

معراج النبی کے دونوں رخ ہیں ایک ظاہری اور دوسرا باطنی

معراج ہے اور معراج النبی کے ہر دو پہلو قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔

معراج النبی کی ظاہری کیفیت!

عرشِ علیٰ سے دعوت نبوت کے دسویں سال ۶۲۱ عیسوی میں ۲۷ رجب دوشنبہ کی شب میں عرشِ اعلیٰ سے دعوت کا پیغام لے کر حضرت سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کر کے حطیم میں یا بی بی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں آرام فرما رہے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلووں میں اپنی آنکھیں ملنے لگے، پس آپ بیدار ہو گئے اور آپ کو معراج کی خوش خبری پیش کی گئی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زم زم شریف کے پاس لایا جا کر شقِ صدر کیا گیا اور قلبِ مبارک کو دھو کر کئی قسم کے انواراتِ الٰہیہ سے منور کیا گیا پھر سینہ مبارک درست کر دیا گیا

وضو کا اجر روایت ہے کہ معراج کی رات جیسے ہی آپ کو وضو کروایا گیا تو آپ کے اعضاء و جوارح منور اور روشن ہو گئے پس آپ کو اپنی امت کا خیال آگیا اور دل میں خیال کرنے لگے کہ کاش میری امت کے اعضا و جوارح بھی روشن ہو جاتے تو اچھا تھا۔ دلوں کے حال سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اے حبیب آپ غم نہ کریں میدانِ قیامت میں آپ کے اُس امتی کے اعضاء و جوارح چمکا دیئے جائیں گے جو نمازوں کے لئے وضو کیا کرتے ہیں یہ سنکر آپ خوش ہو گئے۔

امت کیلئے براق جیسے ہی آپ کو براق پیش کی گئی آپ کے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور آپ نے عرض کیا۔ یا اللہ! میری گنہگار امت کو بھی میدانِ قیامت میں کوئی سواری کا انتظام ہو جائے تو بڑا احسان ہوگا یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب! آپ غم نہ کیجئے آپ کے ہر اُس اُمتی کی قبر پر براق بھیجی جائے گی جس کا خاتمہ آپ کی محبت (ایمان) پر ہوا ہو یہ سنکر آپ خوش ہو کر براق پر سوار ہو گئے۔ جیسے ہی حبیب اللہ براق پر سوار ہوئے، براق مارے خوشی کے شوخی کرنے لگا۔ پس براق کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ڈانٹا کر خبردار! تجھ پر حبیب رب العلمین سوار ہیں بے ادبی نہ کر۔ یہ سنتے ہی براق شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔

ف: براق جنت کا ایک جانور ہے جو ذراسی ڈانٹ پر نادم ہو کر پسینہ پسینہ ہو گیا، ہم انسان ہیں ہمارا مرتبہ براق سے بلکہ تمام فرشتوں سے بھی بہت بڑا ہے ہم کو بھی ہماری اپنی خطاؤں پر بہت زیادہ نادم ہونا چاہیئے۔

الغرض ہزارہا فرشتوں کے جلو میں براق پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سواری چل رہی تھی زمین و آسمانوں میں آپکی

آمد آمد کا غلغلہ مچا ہوا تھا ؎

یا نبی یہ ذکر بحر و بر میں ہے ٭ آج مہمانی خدا کے گھر میں ہے



مدینہ منورہ معراج شریف میں مدینہ منورہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی منزل تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مدینہ منورہ کے ہرے بھرے میدان میں سواری روک کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ یہاں ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ یہ سن کر آپ نے یہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بیت اللحم مدینہ منورہ کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللحم پہنچے یہ آپ کی معراج شریف کی دوسری منزل تھی یہاں پر حضرت بی بی مریم علیہا الصلوٰۃ کے بطن سے حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

طور سینا طور سینا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج میں تیسری منزل تھی یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں حضرت موسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی صفتی تجلی کا کروڑواں حصہ طور سینا پر پڑتا ہوا نظر آیا، اس صفتی تجلی کی ایک جھلک دیکھتے ہی حضرت موسٰی

نظرِ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسا بے مثال کمال

پیدا ہو گیا کہ آپ کو اندھیری رات میں ۱۵ میل دور کالے پہاڑ کے کالے غار میں کالی کمبلی کے نیچے چلنے والی چیونٹی آسانی سے نظر آتی تھی۔

نظرِ حبیب اللہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کا دیدار فرمایا ہے تو آپ کی نظر میں کیا کیا کمال پیدا ہوا ہوگا؟!! جس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے

الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طور سینا پر بھی ۲ رکعت نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ کی سواری عالم برزخ میں پہنچ گئی۔

عالم برزخ کی سیر

عالم برزخ

عالم برزخ معراج میں آپ کی چوتھی منزل تھی عالم برزخ کو عالم قبر اور عالم مثال بھی کہتے ہیں۔ اس عالم میں انسان کے اچھے اور برے اعمال اپنی اپنی شکل اختیار کر کے صاحبِ قبر کیسا تھ قیامت تک لگے رہتے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبر آخرت کی پہلی منزل ہے لہٰذا قبر کو نیک اعمال کے ذریعہ جنت کا باغ بنا لو یا برے

اعمال کے ذریعہ جہنم کا گڑھا بنالو (بخاری شریف) ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی ﴿ یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عالم برزخ کی سیر کے دوران تمام حالات کا بالغور مشاہدہ فرمایا ہے جسمیں سے چند یہ ہیں ۔

دینی تعلیم جو لوگ اپنے یا اپنی قوم کے بچوں کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قبروں کو منور کر دیا ہے اور اُن کی قبریں حد نظر تک کشادہ ہو گئی ہیں ۔

مجاہد اسلام کی بقا اور ترقی کے لئے جان و مال کی قربانی دینے والے مجاہدین کے اعمال لہلہاتی کھیتیوں کے مانند ہر لمحہ ترقی کر رہے تھے اِدھر بویا اُدھر کاٹا پس مجاہدین اسلام کی نیکیاں قیامت تک بڑھتی ہی رہیں گی ۔

سخی سخی لوگوں کی قبروں میں جنت کی کھڑکیاں کھلی ہوئی نظر آئیں ۔ جنت سخی لوگوں کا گھر ہے (حدیث) اور جنت میں سب سے پہلے سخی لوگ ہی داخل ہوں گے ۔

غیر ذمہ دار مقرر فسادی واعظین کے ہونٹ اور زبانیں آتشین قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں ۔ یہ عذاب قیامت تک رہے گا ۔

غیبت گو غیبت کرنے والا اپنی بُری علت کی وجہ سے قبر میں نیکیوں سے بالکل خالی ہاتھ داخل ہوتا ہے اور اس کو قبر میں سڑا ہوا

بدبودار گوشت کھلایا جارہا ہے جو حلق میں اٹک اٹک کر سخت تکلیف دے رہا ہے پس یہی حال قیامت تک رہے گا۔

ریا کار ریا کار بڑی آس اور اُمید کے ساتھ کنویں سے پانی کھینچ رہے ہیں لیکن جب ڈول اوپر آتا ہے تو بالکل خالی آتا ہے جس سے ان کو بڑی کوفت اور ندامت ہوتی ہے یہ اسی حال میں قیامت تک رہیں گے ؎ گناہوں سے بھی بدتر ہیں وہ نیکیاں ساری
عزیزو جس میں ہو مدنظر ریا کاری

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے سینکڑوں اچھے اور برے حالات کا مشاہدہ فرماتے ہوئے آگے بڑھ کر بیت المقدس پہنچ گئے۔

بیت المقدس

بیت المقدس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج شریف میں پانچویں منزل ہے یہاں آپ نے اپنی براق کو بیت المقدس کے صدر دروازے کے باہر ہی چھوڑ دیا۔

امام الانبیاء جیسے ہی آپ بیت المقدس میں داخل ہوئے سارے انبیاء اور سارے بڑے بڑے ملائکہ صفیں باندھے آپ کے منتظر تھے آپ کے آتے ہی آپ کو امامت کے مصلے پر کھڑا کر دیا گیا اور آپ

نے تمام انبیاءؑ اور ملائکہ کی امامت فرمائی۔ —— (بخاری)

سیّد الانبیاءؑ آج بیت المقدس میں امام الانبیاءؑ کا ثبوت مل گیا اور کل میدان قیامت میں آپ تمام انبیاءؑ کی سرداری فرمائیں گے اور سارے انبیاؑ میدان محشر میں آپ کا وسیلہ لینے کیلئے آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے (بخاری)

ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ہمارے نبی امام الانبیاءؑ! ہمارے نبی سیّد الانبیاءؑ!! ہمارے نبیؐ نبی الانبیاؑ!!! بلکہ ہمارے نبیؐ شفیع الانبیاءؑ ہیں۔

صلائے عام

جب ہم اتنے بڑے مرتبہ والے نبی کے امتی ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ ہم بھی اپنے گفتار اور کردار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنا لیں اور ہر لمحہ ہر آنؑ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال کریں۔ بیت المقدس میں اس عظیم امامت کے بعد آپ کی سواری پہلی آسمان پر پہنچی۔

آسمانِ اول کی سیر

آسمان اول، معراج میں آپ کی چھٹی منزل ہے۔ بیت المقدس سے آسمان پر جانے کیلئے آپ کو ایک خاص قدرتی سیڑھی پیش کی گئی۔ جس سے آپ آسمان اول پر پہنچے۔ دربان نے مرحبا مرحبا اھلاً سھلاً کہتے ہوئے آپ کا بصد ادب استقبال کیا۔

قیام آسمان اول کے سارے فرشتے قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر رہے ہیں۔ یہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو امت کی یاد آگئی اور امت کیلئے آسمان اول کے فرشتوں کی عبادت قیام مانگ لئے اور آگے بڑھے۔ پہلی آسمان پر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور آپ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا استقبال فرمایا اور مبارکباد دی۔ اس کے بعد آپ کی سواری دوسری آسمان پر پہنچی۔

آسمانِ دوم کی سیر

آسمان دوم معراج شریف میں آپ کی ساتویں منزل ہے یہاں حضرت سیدنا یحیٰی علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

رکوع آسمان دوم کے سارے فرشتے رکوع کی حالت میں پائے گئے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کر رہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کا یہ طریقہ بھی بہت پسند آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے رکوع بھی اپنی امت کیلئے حاصل فرمالئے اس کے بعد آپ کی مبارک سواری تیسرے آسمان پہنچی

آسمان سُوم کی سیر

آسمانِ سوم معراج میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھویں منزل ہے۔ جیسے ہی آپ تیسرے آسمان پر پہنچے یہاں پر حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے آپ کا استقبال کیا اور مبارکباد دی۔

سجدہ آسمان سوم کے تمام فرشتے سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ بس آپ نے اپنی امت کیلئے سجدہ بھی عطا کرنے کی درخواست کی رب غفور کی دریائے رحمت میں جوش آگیا۔

اور سجدہ جیسی خاص الخاص عبادت کو امت محمدیہ کیلئے دوگنا کرکے ہر رکعت میں دو دو سجدے عطا فرما دیا۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوگئے اور چوتھے آسمان پر روانہ ہوگئے۔

آسمان چہارم کی سیر

چوتھا آسمان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نویں منزل ہے جیسے ہی آپ یہاں پہنچے حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام نے استقبال کیا۔

قعدہ آسمانِ چہارم کے سارے فرشتے قعدہ کی حالت میں بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں پس آپ نے اپنی امت کیلئے قعدہ بھی مانگ لیا اس کے بعد آپ کی سواری پانچویں آسمان پر پہنچی۔

آسمان پنجم کی سیر

آسمان پنجم معراج میں آپ کی دسویں منزل ہے یہاں حضرت سیدنا اسحٰق علیہ السلام حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اور حضرت سیدنا لوط علیہ السلام سے ملاقاتیں ہوئیں یہ سب انبیاء علیہم السلام نے آپ کا استقبال کرتے ہوئے مبارکباد دی یہاں کے فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام

بھیج رہے ہیں یہاں سے آپ کی سواری چھٹویں آسمان پر پہنچی۔

آسمانِ ششم کی سیر

آسمانِ ششم آپ کی گیارہویں منزل ہے۔

کَرُّوبیان یہاں کے تمام فرشتے دستِ دعا دراز کئے ہوئے رو رو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بیان کر رہے ہیں پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کا یہ طریقہ بھی مانگ لیا اور امت کو سکھا دیا۔

دعا آسمانِ ششم کی عبادت' دعا کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر رو رو کر دعا کرنا چاہیئے اگر رونا نہ آئے تو رونی صورت ہی بنا کر دعائیں کرنا چاہیئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کا رونا بہت پسند ہے۔



یہاں آپ کی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا کہ اے حبیب اللہ! آپ نے اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے برابر مرتبہ دیدیا۔ آپ نے جواب دیا ہاں۔! پھر موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا وہ کیسے؟!

یہ سنکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم ارواح سے

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو طلب کر کے کھڑا کر دیا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا بابا تمہارا نام کیا ہے؟ حضرت امام
غزالی نے جواب میں اپنا نام اپنے والد کا نام اور اپنے دادا کا نام بیان
کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نام پوچھا تھا لیکن تم
نے ایک سوال کے تین جواب دیدیئے یعنی تم نے اپنا شجرۂ خاندان سنا دیا
یہ سنکر حضرت امام غزالی نے پھر جواب دیا کہ آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کے
ایک سوال کے تین جواب دیئے تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے وادیٔ مقدس میں
آپ سے صرف یہ پوچھا تھا وما تلک بیمینک یموسیٰ۔ یعنی موسیٰ
تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ میں لکڑی ہے
اس سے پتے جھڑاتا ہوں شیر آیا تو مار بھگاتا ہوں جب تھک جاتا ہوں
تو ٹیک لگا کر کھڑا رہتا ہوں لہذا آپ نے بھی ایک سوال کے ۳ جوابات
دیئے تھے میں نے بھی آپ کے ایک سوال کے ۳ جوابات دیئے! یہ سنکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام یکدم جلال میں آگئے اور امام غزالی پر ٹوٹ
پڑے یہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دونوں کے بیچ میں
حائل ہوگئے اسی دوران آپ کا مبارک ہاتھ حضرت امام غزالی کی پسلی
پر لگ گیا جس کا نشان دنیا میں پیدا ہونے کے بعد بھی حضرت امام
غزالی رحمتہ اللہ کی پسلی پر موجود تھا۔ **الغرض** حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو اطمینان ہوگیا کہ امت محمدیہ کے علماء، واقعی بنیٔ اسرائیل کے پیغمبروں

جیسے ہی چھٹویں آسمان کی سیر کے بعد آپ کی سواری ساتویں آسمان پر پہنچی۔

آسمان ہفتم کی سیر

معراجِ شریف میں آسمان ہفتم آپ کی بارہویں منزل تھی۔ یہاں پر جا بجا فرشتے آپ کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔

بیتُ المعمُور ساتویں آسمان پر آسمانی کعبہ ہے جس کو بیت المعمور کہا جاتا ہے یہاں پر ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں۔ آسمانی کعبہ کے پاس حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں (بخاری شریف)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔ یہاں پر حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے ہاتھ میں صور لئے حکم کے منتظر کھڑے ہیں یہاں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری جنت کی سیر کیلئے روانہ ہوگئی۔

جنت کی سیر

جنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیرہویں منزل تھی یہاں پر حضرت رضوان علیہ السلام نے استقبال کیا جیسا کہ کہا گیا ہے

مرحبا آئیے سرکار! یہ رضوان نے کہا ؛ پاؤں رکھدیں گے تو بڑھ جائیگا رتبہ میرا

الحمد للہ کہ جنت کے پتھر، ہیرے جواہرات اور گھاس زعفران اور مٹی، مشک وعنبر ہے۔ دودھ۔ شہد اور صاف و شفاف شراب کی نہریں چل رہی ہیں۔ جن کے آس پاس ایسے خوبصورت حسین وجمیل حور وغلماں خدمت کے انتظار میں ٹہل رہی ہیں کہ جن کو کسی کی آنکھ نے دیکھا اور نہ اُن کا تصور کسی کے ذہن میں آسکا یہ سب سامان اپنی بے انتہا بہاروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

دوزخ کی تفصیلات

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جیسے ہی جنت کی سیر ختم فرمائی آپ کی خدمت عالی میں حضرت مالک علیہ السلام دوزخ کے داروغہ حاضر خدمت ہوکر آپ کے سامنے دوزخ تمام تفصیلات عرض کر دیئے۔ بے نمازیوں کیلئے وَیل ہے۔ جھوٹوں کے لئے زَمہریر ہے زانی اور شرابیوں کے لئے جُبّل حُزنُ ہے قتلِ ناحق کرنے والوں کو حَامِیَۃٌ ہے خیانت کرنیوالوں کو جہنم ہے۔ اس طرح ہر قسم کے گنہگاروں کے لئے دوزخ میں الگ الگ قسم کا عذاب ہے۔ ان تفصیلات کے بعد حضرت مالک علیہ السلام نے دوزخ کا پردہ اُٹھا دیا تو دوزخ اپنی پوری پوری ہولناکیوں کیساتھ نمودار ہوئی جس کے

عذاب بیان سے باہر ہیں نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کو اُس کی صحیح تفصیلات سننے کی تاب ہے۔ **الامان الامان والحفیظ** یہاں سے آپ کی سواری سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچی۔

سِدرۃ المُنتَہیٰ

سدرۃ المنتہیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی چودھویں منزل ہے اور سدرۃ المنتہیٰ رب العٰلمین کی پیشی اور عالم خلق کے درمیان حدِّ فاصل کی حیثیت رکھتا ہے عرشِ اعلیٰ سے آنے والے احکام یہیں سے فرشتوں کو ملتے ہیں۔ پس کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں جا سکتا۔

عزرائیل علیہ السلام یہاں عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جن کے سیدھی جانب رحمت کے نورانی فرشتوں کی فوج اور بائیں جانب غضبناک عذاب کے فرشتوں کی فوج کھڑی تھی۔

رحمت کے فرشتے مومنین کی روح قبض کرتے ہیں اور عذاب کے فرشتے کافر و مشرک و منافق کی روح قبض کرتے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ عزرائیل! میرے امتی کی روح کو ذرا آسانی سے قبض کرنا یہ سنتے ہی آپ نے جواب دیا **یا حبیب اللہ!** میں جب بھی آپ کے

امتی کی روح قبض کرنے جاتا ہوں تو پیچھے سے تین مرتبہ ندا آتی ہے کہ خبردار یہ میرے حبیب کا امتی ہے !! پس میں پوری آسانی سے روح کو لے لیتا ہوں۔ یہ سنکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوش ہو گئے اور آپ سدرۃ المنتہٰی سے آگے جانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام رک گئے!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے ہی سدرۃ المنتہٰی سے آگے جانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام رک گئے اور عرض کیا۔ **یا حبیب اللہ!** آپ کو جانا مبارک ہو تشریف لیجائیے اب میں یہاں سے بال برابر بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اگر آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔

جیسا کہ حضرت الشیخ مصلح الدین شیرازی سعدی رحمۃ اللہ نے فرمایا ؎

اگر یک سرِ مو برتر پرم ؎ فروغِ تجلی بسوزد پرم

میرے ایمانی رشتہ دارو!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سدرۃ المنتہٰی سے آگے بڑھ گئے بلکہ منزلِ **لاھوت** اور **ھاھوت** میں پہنچ گئے۔ الغرض آپ ہزارہا پردے طے کرتے چلے جارہے ہیں یہاں تک کہ عرشِ اعلیٰ کے آخری پردے پر پہنچ گئے۔ پردے کے اندر سے آواز آئی **اُدْنُ یا محمد** یعنی اے میرے حبیب میرے قریب آؤ۔ پس اس کے ساتھ ہی عرش اعلیٰ کا آخری پردہ بھی اُٹھ گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض کیا۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ وَارْزُقْنِیْ فَہْمًا ○ یعنی اے اللہ! مجھے علم عطا فرما اور مجھے فہم بھی عنایت فرما جیسا کسی نے کہا ہے

گرچہ عینِ ذات را بے پردہ دید
رَبِّ زدنی از زبانِ اُو چکید (رومی)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر علوم و معرفت کی بارش کر دی اور بے مثال قوتِ فہم سے بھی نواز دیا پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جم کر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کا دیدار فرمایا جیسا کہ قرآن میں ہے مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ یعنی دیدارِ الٰہی کے وقت بھٹکنا تو کجا پلک تک نہیں جھپکی۔ (سورہ نجم)

روحِ معراج

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت اطمینان سے دیدارِ الٰہی کرتے ہوئے فرمایا۔

ہمارے نبی :- التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات یعنی اے اللہ! میری تمام عبادات تمام نمازیں اور تمام پاکیاں صرف تیرے لئے ہی ہیں

اللہ تعالیٰ : السلام علیک اَیُّھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ یعنی اے حبیب! تم پر بھی میرا سلام اور رحمت و برکت ہو۔

ہمارے نبی: السلام علینا وعلیٰ عباد اللہِ الصلحین ۵ اے اللہ! مجھ اکیلے پر ہی نہیں بلکہ میری امت کے تمام نیک بندوں پر بھی تیری سلامتی نازل ہو۔ اللہ اور رسول اللہ کی یہ گفتگو حاملانِ عرشِ اعلیٰ سن رہے تھے سب کے سب یک زبان ہو کر بول اٹھے۔

حاملانِ عرش: اشھد ان لآ اِلٰہ اِلا اللہُ و اَشھد ان محمد عبدہٗ و رسولہٗ۔ یعنی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

میرے ایمانی رشتہ دارو! پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے و طفیل میں معراج کا پورا نقشہ معراج کے پورے پورے فیضان کے ساتھ نماز کے طور طریقوں میں رکھکر ہم غلاموں (امتیوں) کو عطا فرما دیا گیا اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ **نماز** مومن کی معراج ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

آخری وصیت!!!

اے عاشقانِ رسول اللہ! کان کھول کر سن لو! کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو آپ نے اپنے آخری وقت امت کو نماز کی اہمیت جتلانے کی خاطر

باآواز بلند ۳ مرتبہ ارشاد فرمایا کہ الصلوٰۃ ! الصلوٰۃ !! الصلواۃ !!! وَمَا ملکت اَیۡمَانُکُمۡ نماز ! نماز ! نماز ! اور ماتحتین کے حقوق ! پس اس دنیا میں آپ کے یہی آخری الفاظ تھے ۔ پس کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

نکلے دمِ آخیر تو نکلے نمازیں
اُٹھے زمین سے لاش تو اُٹھے نمازیں

عرش اعلیٰ سے واپسی

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کیلئے ۵ وقت کی نمازیں (جن کے ادا کرنے پر ۵۰ وقت کی نمازوں کا ثواب کے ساتھ) اور رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ساتھ امت کیلئے بہت ساری نصرتوں اور مغفرتوں کے وعدے لیکر واپس امت میں تشریف لائے ۔ یہ سارا واقعہ آن کی آن میں ہوا ۔ پس معراج شریف کے بعد اسلام کا بول بالا ہوگیا ؎

ہو مبارک آپ کو معراج محبوبِ خدا
ہوگیا دنیا میں روشن دینِ احمد مرحبا

باطنی معراج

تو فنا فی الحق ہوا میں کیا کہوں تو کیا ہوا
قطرہ دریا میں گیا دریا نظر آنے لگا

حدیث قدسی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

۱۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت اَنْ اُعْرِفَ بہٖ فخلقت نور محمدؐ۔

میں چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ پس میں نے نور محمدی کو پیدا کر دیا۔

۲۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا (حدیث)

۳۔ اَنَا مِنْ نور اللہ وکل شیئٍ مِنْ نُوْرِیْ۔

میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام چیزیں میرے نور سے ہیں۔
(حدیث)

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اور حدیثِ شریف میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے یہ حقیقت ظاہر و باہر ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا نور محمدیؐ سے ہی ساری چیزیں وجود میں آئی ہیں۔ کسی عارف نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ قادرِ مطلق نے اپنی قدرت سے بیج کو پھیلا دیا تو ایک بہت بڑا درخت

وجود میں آگیا اور جب درخت کو سمیٹ لیا تو پھر بیج بن گیا۔ بالکل اسی طرح نور محمدی کو پھیلا دیا تو کل کائنات کا وجود عمل میں آگیا اور جب سمٹ لیا تو نور محمدی بن گیا۔ پس ظاہر ہو گیا کہ

"نور محمدی ہی مصدرِ کائنات ہے"۔

حضرت صوفی سرمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کے پیشِ نظر حضرت صوفی سرمد رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے

ملا گوئد احمد بہ فلک در شد
سرمد گوئد فلک بہ احمد در شد

مطلب: عام مولوی صاحبان یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے لئے آسمانوں پر تشریف لے گئے لیکن حضرت صوفی سرمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معراج میں ساری کائنات سمٹ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آگئی۔

معراجِ کائنات

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے بنائی ہوئی چیزیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھانا ہمارے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج نہیں ہے بلکہ آپ کا مبارک قدم جہاں جہاں پہنچا اُس کی معراج ہے لہٰذا فیصلہ ہوگیا کہ

آپ براق پر سوار ہوگئے ——— براق کی معراج ہوگئی!

آپ آسمان پر پہونچے ——— آسمان اور اہلِ آسمان کی معراج ہوگئی

آپ جنت میں پہونچے ——— جنت اور اہل جنت کی معراج ہوگئی

آپ سدرۃ المنتہٰی پر پہونچے ——— سدرہ اور اہل سدرہ کی معراج ہوگئی

آپ عرشِ اعلیٰ پر پہونچے ——— عرش اعلیٰ اور اہل عرش کی معراج ہوگئی

آپ کے قدم مبارک کے صدقے وطفیل میں ساری کائنات کو معراج نصیب ہوگئی!

حقیقتِ محمدی کے تین لباس

لباسِ بشری

معراج شریف میں ایک منزل ایسی بھی آئی کہ جہاں حضرت جبریل علیہ السلام رک گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھنے لگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ! جب تک آپ لباسِ بشری میں رہے میں آپ کے ساتھ ساتھ رہ سکا۔

لباسِ ملکی یا نبی اللہ! جب آپ آسمانوں سے سدرۃ المنتہٰی تک لباسِ ملکی میں رہے تب تک بھی میں آپ کے ساتھ ساتھ رہا

لباسِ حقی یا حبیب اللہ! اب آپ کا لباس ملکی بھی اُتر کر آپ کی حقیقت آجاگر ہونیوالی ہے اگر اب بھی میں آپ کے ساتھ رہوں تو آپ کی تجلی کے فروغ سے جل جاوں گا (تفسیر روح البیان)

لیکن عام طور پر مولوی صاحبان جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی تجلی کے فروغ سے جل جانے کا احتمال بیان کرتے ہیں۔ خیر یہ بھی سہی لیکن جبرئیل نے اس بات کی ہے کہ نوری مخلوق رک گئی اور آپ آگے بڑھ گئے۔ یہ مقام خوب خوب غور کرنے کا ہے۔

حضرت جبرئیل کی آرزو الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی آسانی کے ساتھ سدرۃ المنتہٰی پار کرتے ہوئے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے لگے ھل لك حاجۃ یا جبرئیل؟! یعنی اے جبرئیل کہو تمہاری کوئی آرزو ہے یہ سنتے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک دلی تمنا اور خواہش ہے کہ جب میدانِ قیامت میں آپ

کی اُمت پلصراط پر سے گذرنے لگے تو میں پلصراط پر اپنے پر بچھا دینے کی اجازت چاہتا ہوں لہذا میری یہ دعا اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول ہو جائے۔ یہ سن کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر مسکرا دیئے اور آگے بڑھ گئے اور اور آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ آپ عرشِ اعلیٰ کے آخری پردے پر پہنچ گئے۔

غیبی ندا غیب سے ندائیں آرہی تھیں اُدْنُ یا مُحَمَّد ! یعنی اے حبیب ! قریب آؤ اس ندا کے ساتھ ہی عرشِ اعلیٰ کا آخری پردہ اٹھ گیا اور اب غیب سے بڑی محبت بھری آواز آنے لگی اُدْنُ مِنِّی ! اُدْنُ مِنِّی !! اُدْنُ مِنِّی !!! یعنی اے میرے حبیب ! میرے قریب آؤ ! اور قریب آؤ !! اور اور قریب آؤ !!!

پس اس غیبی آواز کے ساتھ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہو گئے کہ قرب الٰہی کمال کو پہنچ گیا۔ اس قربت کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کون بیان کر سکتا ہے؟ پس اس لئے خود اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرما رہا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝

یعنی قرب کمال کو پہنچ گیا !! عشق چیخ اٹھا !!! ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نہ گوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری۔ !!!

مطلب: میں تو ہوا، تو میں ہوا میں جسم ہوا تو جان ہو!
پھر کوئی شخص یہ نہیں کہیگا کہ تو اور میں الگ الگ ہیں!

حقیر فقیر کچھ اور آگے بڑھکر کہنا چاہتا تھا کہ

خبردار عالمِ ارواح سے ایک عاشقِ رسول اللہ نے روک دیا! ٹوک دیا!! خبردار کردیا!!! ؎

درین مشہد زگویائی مزن دم
سخن را ختم کن واللہ اعلم

ندا آئی! اے فقیر اس خطرناک وادی میں قدم آگے نہ بڑھا! خبردار! رک جا!! خاموش ہوجا!!! جیساکہ کسی مست قلندر نے نعرہ لگایا۔ گم سم ہوجا یار! پایا ہے تو دم نہ مار!
سراپا موم ہوجا!! یا پتھر بن جا!!!

واللہ اعلم بالصواب ٥

لامکانی ملاقات عرشِ اعلیٰ سے پرے لامکانی ملاقات کے دوران راز میں ۹۹ باتیں ہوئیں اس کا بھی قرآن میں ثبوت موجود ہے۔ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾

مطلب: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دکھادیا جو کچھ دکھانا تھا سکھادیا، جو کچھ سکھانا تھا، کہہ دیا، جو کچھ کہنا تھا، بنادیا، جو کچھ

بنانا تھا، دیدیا جو کچھ دینا تھا۔

میرے ایمانی رشتہ دارو! تفسیر روح البیان اور تفسیر نعیمی میں تفصیلات موجود ہیں کہ شب معراج میں جو بلاواسطہ وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم و معارف اور رازہائے سربستہ پر مشتمل ہے۔

ایک علوم شرائع اور احکام ہیں جو عام ہیں۔ دوسرے معارف الٰہیہ ہیں جو اولیاء اللہ میں ہیں اور تیسرے حقائق علوم ذوقیہ ہیں جو غوث، قطب اور مجدد دینِ امت یعنی اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ اور اسرار بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں جن کا کوئی بھی تحمل نہیں ہو سکتا جیسا کہ کسی نے کہا ؎

★ قرآن سارا جبرئیل لائے ٭ مگر رازِ کلمہ نہ جبرئیل لائے
◆ اگر راز میں کچھ حقیقت نہ ہوتی ٭ تو معراج کی بھی ضرورت نہ ہوتی
▲ بعد مدتِ بسیار کے یہ سمجھے ہم ٭ فقط اس رات کی خاطر بنا تھا عالم

میرے ایمانی رشتہ دارو! اب آپ کی خدمت میں اُن حقائق کو پیش کیا جاتا ہے کہ جن کی بنیاد پر ہم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی معراج تسلیم کرتے ہیں۔ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی

صفتِ علیم سے گذرے تو اولین و آخرین کا علم لیکر آئے۔

صفتِ رحیم وکریم سے گذرے تو — رحم وکرم کا مجسمہ بن کر آئے
صفتِ نور سے گذرے تو — نورٌ علیٰ نور بن کر آئے
صفتِ قدوس سے گذرے تو — شانِ قدسیت لیکر آئے

پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام وکمال صفات الٰہیہ سے گذرے تو تمام وکمال صفاتِ الٰہیہ کے فیضان سے مالامال ہوکر آئے یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج ہے الحمدللہ کہ آج بھی نماز کے ذریعہ امتِ محمدیہ کو پورا پورا فیضان عطا ہورہاہے اسی لئے فرمایا گیا کہ نماز مومنین کی معراج ہے۔

مرکر بھی ہو نہ چوک خدا کے نیاز میں
اُٹھے زمین سے لاش تو اُٹھے نماز میں

کفار ومشرکین کو بھی

معراج کا روشن ثبوت مل گیا!

معراج شریف بحالت بیداری جسم وروح کے ساتھ واقع ہوئی ہے۔ یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور صحابہ کرام کی کثیر جماعتیں اسی کے معتقد ہیں۔ معراج کا واقعہ سن کر کفار ومشرکین شورش مچانے لگے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی عمارت کا تفصیلی حال بتلادیئے حتیٰ کہ ملکِ شام سے آنے والے قافلوں کا

تفصیلی ذکر بھی کر دیئے یہ قافلے دوسرے دن مکہ شریف میں داخل ہوئے تو اُن سے پوری پوری تصدیق ہوگئی یہ تمام حالات و واقعات صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہیں اور حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اب اس میں ذرا بھی شک کرنیوالے تیرہ دماغ ہی ہوسکتے ہیں۔

روایت ہے کہ مکہ شریف کے ایک بہت بڑے یہودی کی ایک بوڑھی باندی پانی لے کر اپنے آقا کے گھر جا رہی تھی کہ یکایک بوڑھیا گر پڑی اور گھڑا ٹوٹ گیا۔ یہودی بڑا ظالم تھا جس کی وجہ بوڑھیا گھبرا کر رو رہی تھی اس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھ لیا اور اس کو اپنا پانی کا گھڑا دے دیا۔ اور خود پانی کا گھڑا اٹھاتے ہوئے بوڑھیا کے ساتھ یہودی کے گھر میں داخل ہوئے جیسے ہی یہودی نے آپ کو دیکھ لیا فوراً پوچھا کہ کیا آپ کو رات میں معراج ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ پس وہ توراتؔ میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کو رات میں معراج ہوگی تو اُس کے دوسرے دن ایک غریب بوڑھیا کا بوجھ اُٹھائے یہودی کے گھر میں داخل ہوں گے۔ وہ یہودی معہ خاندان کے مسلمان ہوگیا۔ ؎

ہو مبارک آپ کو معراج محبوبِ خدا
ہوگیا دنیا میں روشن دین احمد مرحبا



صدیق اکبر کی تصدیق

جیسے ہی کفار و مشرکین
کو مکہ شریف میں آنے والے قافلوں سے
تصدیق ہو گئی تو پھر بھی ہٹ دھرمی سے جھٹلاتے
ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے
اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ تمہارے نبی عجیب و غریب باتیں
بیان کر رہے ہیں یعنی راتوں رات بیت المقدس جا کر آنا
آسمانوں پر جانا وغیرہ۔ بیان کر رہے ہیں یہ سنتے ہی حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند تصدیق
فرمائی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم